خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 5 اپریل 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 77 بدھ - 5 ذیقعدہ - 1415ھ، 5 شہادت 1374ہش 5 اپریل 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرہ کی حالت میں ہے لیکن جب ذاتی محبت ہو جاتی ہے تو انسان شیطان کے حملوں سے امن میں آجاتا ہے۔ اس ذاتی محبت کو دعا سے حاصل کرنا چاہئے جب تک یہ محبت پیدا نہ ہو انسان نفس امارہ کے نیچے رہتا ہے اور اس کے پنجہ میں گرفتار رہتا ہے اور ایسے لوگ جو نفس امارہ کے نیچے ہیں ان کا قول ہے "ایہہ جہان مٹھا اگلا کن ڈٹھا" یہ لوگ بڑی خطرناک حالت میں ہوتے ہیں اور لوامہ والے ایک گھڑی میں ولی اور ایک گھڑی میں شیطان ہو جاتے ہیں۔ ان کا ایک رنگ نہیں رہتا کیونکہ ان کی لڑائی نفس کے ساتھ شروع ہوتی ہے جس میں کبھی وہ غالب اور کبھی مغلوب ہوتے ہیں تاہم یہ لوگ محل مدح میں ہوتے ہیں کیونکہ ان سے نیکیاں بھی سرزد ہوتی ہیں اور خوف خدا بھی ان کے دل میں ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۸)

توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں

بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے۔ توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اپنے اندر نصیحت کو پنپنے کیلئے ماحول تیار کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہر soil کا مزاج ہوتا ہے اور جس زمین کو cultivate کر کے تیار کیا جاتا ہے اس زمین میں اچھے پودے نشو و نما پاتے ہیں۔ پس جس طرح باغوں کی دیکھ بھال کے لئے ضروری ہے کہ زمین کو خوب تیار کیا جائے۔ اس کی گوڈی کی جائے۔ اس سے برے بیج کو نکال باہر پھینکا جائے۔ ایسی خاصیت پیدا کی جائے کہ اچھے درختوں اور پھلدار درختوں کی نشو و نما میں وہ زمین خوب مددگار ثابت ہو۔ ایسی ہی زمینیں ہیں جو خوب اچھے پھل لاتی ہیں۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہترین فصلیں اگتی اور بنی نوع انسان کے لئے بھلائی کا موجب بنتی ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کی مثال بھی ایسی ہی ہے (-)

پس مہربانی فرما کر اپنے اندر نصیحت کو پنپنے کے لئے ماحول تیار کریں۔ ہر اچھی بات کے نتیجے میں جھک کر بات کریں۔ شکریہ ادا کریں اور یہ نہ دیکھیں کہ وہ شخص کون ہے اور کیسے بات کر رہا ہے۔ اور ہر نصیحت کرنے والے کا فرض ہے کہ نصیحت کے وقت طعن اور تشنیع سے کلیتہً پاک ہو۔ اور ایسی بات کرے جس میں اس کی ذات کے تکبر اور انا کا شائبہ تک نہ ہو۔ جھک کر بات کرے۔ پیار سے بات کرے۔ ادب سے گفتگو کرے اور کوشش کرے کہ قرآن کریم نے جن خوش نصیبوں کا ذکر فرمایا ہے (-) وہ بھی انہی میں داخل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس کے حق میں پورا ہو کہ وہ کامیاب ہونے والا ہے۔

پس جماعت کو کامیابی کے لئے ان تمام نصائح پر عمل کرنا ہے۔ جو قرآن کریم نے کامیابی کے لئے شرط قرار دی ہیں آج کل خصوصیت سے اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ جماعت جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تیزی کے ساتھ نشو و نما پا رہی ہے۔ اور بڑی کثرت سے غیر قومیں جماعت میں داخل ہو رہی ہیں۔ ان کو نصیحت کرنا ہے ان کو نیک کاموں کی طرف بلانا ہے۔ ان کو پیار اور محبت کے ساتھ (دینی) آداب سکھانے ہیں۔ پس نصیحت کے انداز اگر آپ (-) سے نہیں سیکھیں گے پھر آپ نصیحت کا حق ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے ہتھیاروں کی مثال دی تھی جب تک اپنے گھر میں اپنے ماحول میں ان ہتھیاروں کو استعمال نہ کرنا سیکھیں گے اس وقت تک عادتاً آپ میں نصیحت کرنے کا ملکہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قرب و جوار میں ہی نہیں اپنے گھر میں نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنی ازواج مطہرات سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنے بچوں سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنے اقرباء سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اور اس طرح آپؐ کی فطرت ثانیہ نصیحت کرنا تھا۔

(از خطبہ ۲۶۔ اگست ۱۹۹۴ء)

☆ "ضروری ہے کہ ایسے بچوں (یعنی واقفین نو) کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عافیہ نور صاحبہ بنت مکرم رشید احمد نور صاحب آف برمنگھم برطانیہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم ظہیر احمد ابن مکرم نصیر احمد قریشی صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار پاؤنڈ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء کو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے احاطہ دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان میں پڑھا۔ محترم مولانا نے اس موقع پر خطبہ نکاح میں فرمایا کہ نکاح کا ایک اہم حصہ اعلان نکاح ہے۔ جس کو ہمارے دین نے رائج کیا ہے۔ اس موقعہ پر جو دعائیں کی جاتی ہیں اور احباب و خواتین کا اجتماع ہوتا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ نکاح کا سب لوگوں کے درمیان اعلان ہو جائے اور سب کو اس میں شمولیت کے ذریعے نئے جوڑے کے لئے دعاؤں کی توفیق مل جائے بعد ازاں محترم مولانا نے دعا کرائی۔

○ مکرمہ ڈاکٹر ماریہ طاہر صاحبہ بنت مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور کا نکاح مکرم ڈاکٹر ہارون الرشید صاحب جوہنسبرگ (جنوبی افریقہ) ابن مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ اسلامیہ پارک لاہور (وفات یافتہ) کے ساتھ مورخہ ۲۴۔مارچ ۱۹۹۵ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرمہ ڈاکٹر ماریہ طاہر، مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی اور محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی (وفات یافتہ) کی نواسی کی بیٹی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امداد طلباء کے لئے مخیر حضرات توجہ فرماویں

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا شعبہ "امداد طلباء" مشروط باملد ہے۔ جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ بجٹ میں کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ (نگران امداد طلباء)

اگر خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز نہ گن سکو گے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

۵ - شہادت ۱۳۷۴ ہش ۵ - اپریل ۱۹۹۵ء

اللہ تعالیٰ کے بے گنت احسان

ہر انسان پر ہر قسم کے حالات وارد ہو سکتے ہیں۔ صحت مند ہے تو بیمار ہو سکتا ہے۔ امیر آدمی ہے تو اس کی امارت چھن سکتی ہے۔ طالب علم ہے تو وہ امتحان میں ناکام ہو سکتا ہے۔ سڑک پر چل رہا ہے تو اسے حادثہ پیش آسکتا ہے۔ اپنے گھر والوں سے اور اپنے دوستوں سے اس کے تعلقات اچھے ہیں تو خراب بھی ہو سکتے ہیں۔ گویا کہ دنیا میں ہر شخص پر ہر قسم کے حالات وارد ہو سکتے ہیں۔ جو کچھ وہ ہے پہلے تو اسے اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے شکر کرنا چاہئے کہ اس نے اس حال میں رکھا ہے۔ اور پھر اسے اس بات کا بھی شکر کرنا چاہئے کہ اس نے اسے اس سے کم تر حالات میں نہیں ڈال دیا۔ کون جانتا ہے اس کے ساتھ کب کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے جو احسانات ہمیں نظر آتے ہیں۔ وہ بھی لاتعداد ہیں۔ لیکن ہماری نظر بھی محدود ہے اور ہماری فکر بھی محدود ہے۔ اس لئے جو اس کے احسان نظر آتے ہیں وہ یقیناً ان احسانوں سے کم ہیں۔ تعداد میں۔ جو نظر نہیں آتے۔ اگر انسان اس بات پر غور کرنے لگے۔ تو حیران رہ جائے۔ کہ اسے کیا ہو سکتا ہے اور کس بات سے اسے خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے۔ اسے کیسے کیسے حالات پیش آسکتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان حالات سے اسے بچائے رکھا ہے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس جوتا نہیں تھا۔ تو وہ کسی قدر غلط خیالات میں مبتلا ہو گیا۔ کہ خدا نے اسے جوتا بھی نہیں دیا۔ لیکن چلتے چلتے اس نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص بھی ہے جس کا ایک پاؤں کٹا ہوا ہے۔ اسی وقت اس کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا کہ جوتا تو نہیں ہے لیکن پاؤں تو موجود ہے۔ گویا کہ ایک لمبی فہرست ان باتوں کی ہے جو ہمارے ساتھ ہو رہی ہیں یا جو ہمارے ساتھ نہیں ہو رہیں۔ ہمیں ان کا احساس نہیں ہے۔ لیکن وہ ہیں خدا تعالیٰ کا احسان۔ اگر اس زاویے سے انسان سوچنے لگے تو وہ یہ محسوس کرے گا کہ اس کا بال بال خدا تعالیٰ کے احسانوں کے زیرِ بار ہے۔ اس کا لمحہ لمحہ اور اس کا قدم قدم اور اس کی ہر سانس اور وہ تمام حالات جن میں وہ موجود ہے اور تمام ایسی باتیں جو اس سے دور رکھی گئی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"خدا کے احسان جہاں تک دیکھا جائے اسی کے علم میں ہوتے ہیں۔ کہ کس قدر وہ اپنے بندے پر کرتا ہے۔ ورنہ بندہ ان کو خیال میں بھی نہیں لا سکتا ایسے احسان اور فضل کرنے والے خدا کے متعلق اگر کوئی بد ظنی کرتا یا اس کی رحمت سے کسی وقت مایوس ہوتا ہے تو وہ اتنا بڑا جرم اور گناہ کرتا ہے کہ جو کبھی معاف نہیں ہو سکتا۔ دیکھو اگر کوئی کسی پر ایک احسان کرے اس کے احسان کی قدر نہ کی جائے تو وہ آئندہ ایسے ناقدرے انسان پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ لیکن جس کے اتنے احسان ہوں کہ اس کو گنا ہی نہ جاسکے اس کے احسانوں کی اگر ناقدری اور ناشکری کی جائے تو ایسے شخص سے بڑھ کر کون مجرم ہو سکتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے احسانوں کی قدر کر سکیں۔

مرا ماضی سپردِ خاک کر دے
گناہوں سے مجھے اب پاک کر دے
قسم ہے تجھ کو تیری قدرتوں کی
حسیں جلووں کے پردے چاک کر دے

ابو الاقبال

○

ان کو کچھ ہوتا اگر صدق و صفا کا امتیاز
کرتے لاکھوں میں مِرے حسنِ وفا کا امتیاز

اک نظر میں تاڑ لیتے ہیں یہ سب کھوٹا کھرا
اہلِ باطن کو ملا ہے کس بلا کا امتیاز

چھوٹتے ہی عرش کا پایہ پکڑ لیتی ہے یہ
قابلِ تحسین ہے میری دعا کا امتیاز

چاہنے والے ہزاروں تھے مگر تاکا مجھے
حیرت افزا ہے تری تیغِ جفا کا امتیاز

ظالم و مظلوم دونوں کے عمل کی ہے جزا
اس میں فرق آتا نہیں یہ ہے خدا کا امتیاز

یوں تو مقتل ہیں بہت لیکن رہے گا حشر تک
سب زمینوں سے زمینِ کربلا کا امتیاز

ہیں بہت گندم نما و جَو فروش اس دَور میں
چشم حق میں ہو تو ہو ایسی دغا کا امتیاز

دلقِ درویشی میں گوہؔر کارفرما ہے ریا
اس زمانہ میں ہے مشکل پارسا کا امتیاز

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

○

لبوں پر مسکراہٹ تھی ندی سیال سونے کی
نظر میں گوہرِ نایاب جھلکاتے ہوئے آئے

اعلان تعطیل

مورخہ ۶- اپریل ۱۹۹۵ء بروز جمعرات دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس روز کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

گزشتہ خطبے میں یہ مضمون چل رہا تھا کہ سورۃ فاتحہ کی آخری دعا یعنی (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا) ایک بہت ہی مشکل دعا ہے کیونکہ وہ لوگ جن پر خدا نے انعام فرمایا ان کی راہیں بہت مشکل راہیں تھیں اور ان پر چلنے کی دعا مانگنا بھی بڑے حوصلے کا تقاضا کرتا ہے۔ ساتھ ہی میں نے یہ بیان کیا کہ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان انعام یافتہ لوگوں کی زندگی کے حالات کو قرآن کریم کے شیشے میں دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی راہوں کو دعاؤں کے زور سے آسان کیا اور دعاؤں کے سہارے ان کا یہ سفر جو بہت مشکل تھا آسانی سے طے ہوا یہاں تک کہ وہ اپنے نیک انجام کو پہنچے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ ہمیں بھی جب ہم سورہ فاتحہ میں مذکور دعا کرتے ہیں تو ان دعاؤں کا سہارا چاہئے جن دعاؤں کا سہارا اہم سے پہلے انعام یافتہ لوگوں نے لیا تھا ورنہ اس راہ پر سفر کرنا تو درکنار یہ دعا مانگنے کی بھی ہمت نہیں پیدا ہو سکتی۔ کچھ دعائیں جو قرآن میں مذکور ہیں ان کا بیان گزر چکا۔ اب میں جہاں سے مضمون ختم ہوا تھا وہاں سے دوبارہ شروع کرتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن کریم میں بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا اور بہت ہی مشکل کام تھا جو آپ کے سپرد ہوا' یہاں تک کہ آپ نے محسوس کیا کہ ساری قوم انکار کر بیٹھے گی اور آپ کو رد کر دیا جائے گا تو اس وقت کیا ہوا۔ فرمایا (-) کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کفر کو محسوس کر لیا تب (-) انہوں نے یہ دردناک صدا بلند کی' (-) کون ہے جو خدا کی راہ میں میری مدد کے لئے آگے آئے۔ اس وقت وہ چند حواری جو آپ پر ایمان لائے تھے انہوں نے کہا: (-) کہ ہم تیری مدد کے لئے خدا کی خاطر تیار ہیں۔ (-) کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے۔ (-) اور اے عیسیٰ! تو گواہ بن جا کہ ہم اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ تب انہوں نے یہ دعا کی (-) کہ اے ہمارے رب! ہم جو تو نے اتارا ہے اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ (-) اور ہم نے اس رسول کی پیروی شروع کر دی ہے جس رسول کو تو نے بھیجا تھا۔ (-) تو ہمیں بھی شاہدوں میں لکھ لے۔

اس دعا کی حکمت کو سمجھنا چاہئے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مومن مخاطب ہوتے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ ہم پر گواہ بن جائیں اور اس کے بعد خدا سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ تو ہمیں گواہوں میں شمار کر لے۔ یہ نہیں کہا تو ہمارا گواہ بن جا۔ عرض کیا: (-) ہمیں بھی شاہدوں میں لکھ لے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح انبیاء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں اور خدا پر ایمان لانے والوں کی نگرانی کریں اور ان کے اعمال کا ہمیشہ باریک نظر سے جائزہ لیتے رہیں کیونکہ قیامت کے دن ان کو ان لوگوں پر گواہ بننے کے لئے جو شرائط ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی اس معاملے میں گواہ بننے کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ جس نیکی کی وہ تعلیم دیتے ہیں اس نیکی پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر انبیاء میں یہ بنیادی شرط نہ پائی جاتی تو وہ ہرگز قوموں پر گواہ نہیں بنائے جا سکتے تھے۔ پس نیکی کا گواہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود نیک ہو۔ پس حواریوں نے دیکھئے کیسی پر حکمت دعا کی ہے۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تو ہمارا گواہ بن جا کیونکہ تو ہی یہ اہلیت رکھتا ہے کہ جو بات کہتا ہے وہی کرتا ہے۔ جس نیکی کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل پیرا ہے ہمارا گواہ بن جا کہ ہم بھی ایسا کرتے ہیں۔ اور پھر خدا سے عرض کی کہ اے خدا! ہمیں بھی گواہوں میں لکھ لے۔ ہم تیرے حضور اس قابل بنیں کہ لوگوں کو نہ صرف نیکی کی تعلیم دیں بلکہ اس تعلیم پر خود عمل کرنے والے ہوں یہاں تک کہ تیرے نزدیک ہم شاہدین میں لکھے جائیں۔ بہت بڑا مرتبہ ہے جو طلب کیا گیا ہے یعنی تیرے حضور انبیاء کے ان ساتھیوں میں لکھے جائیں جن کو قوموں کی نگرانی پر مامور کیا جاتا ہے۔ پس نیک اعمال کی اور اخلاص کی دعا اس دعا کے اندر شامل ہو گئی اور بہت ہی جامع ومانع دعا ہے۔

پھر بہت سے انبیاء کی دعا قرآن کریم نے یوں بیان فرمائی کہ مختلف انبیاء مختلف مصائب میں مبتلا ہو کر یہ دعا کیا کرتے تھے جن کا ذکر یوں فرمایا: (-) آگے دعا شروع ہو گی۔ (-) کتنے ہی خدا کے نبی ایسے ہیں........ (-)....... جن کے ساتھ بہت سے خدا والوں نے مل کر جہاد کیا۔ (-) وہ کمزور نہیں پڑے۔ (-) اس وجہ سے کہ ان کو اس راہ میں یعنی اللہ کی راہ میں مصیبتیں پڑیں...... (-) اور یہ بھی کمزوری کا اظہار کا ایک مزید لفظ ہے۔ (-) کمزور پڑ جانا۔ بوڑھے ہو جانا۔ تھک جانا........ (-) اور ایسے حال میں نہیں پہنچے کہ وہ ذلیل اور رسوا ہو چکے ہوں اور ہمت ہار بیٹھے ہوں تو باوجود شدید مشکلات کے' لمبی مشکلوں کی راہ پر چلنے کے ان میں کوئی کمزوری نہیں آئی' کوئی بیزاری پیدا نہیں ہوئی' کوئی تھکن پیدا نہیں ہوئی اور مشکلات نے ان کے اعصاب کو مضمحل نہیں کر دیا اور دنیا کی نظر میں ان لوگوں میں وہ شمار نہیں ہوئے جو تھک ہار کر ذلیل ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ کیسے ہوا؟ اس لئے ہوا کہ وہ ایک دعا کیا کرتے تھے۔ (-) اس کے سوا ان کی دعا اور کچھ نہ تھی (-) اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے۔ (-) اور اپنے نفس پر ہم جو زیادتیاں کرتے رہتے ہیں ان سے صرف نظر فرما۔ (-) اور ہمارے اقدام میں استحکام بخش اور ہمیں متزلزل نہ ہونے دے۔ (-) اور ہمیں کافروں کی قوم پر نصرت عطا فرما۔

پس یہ جو دعائیں بتائی گئیں کہ یہ دعائیں کیا کرتے تھے ان دعاؤں کو اس مضمون پر چسپاں کر کے دیکھیں جو پہلے گزر گیا کہ ان میں یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی۔ یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی۔ یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی تو درحقیقت ان سب باتوں کا جواب اس دعا میں ہے۔ اس دعا کے جتنے ٹکڑے ہیں ان کا ان باتوں سے تعلق ہے جن باتوں سے وہ بچے رہے اور جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات بخشی اور وہ اس دعا ہی کا نتیجہ تھا۔ پس اگر آج بھی (ایماندار) اس راہ کو طلب کر رہے ہیں تو اس راہ کی صفات کو اختیار کرنا پڑے گا اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم کی التجائیں کرنی ہوں گی۔

پھر قرآن کریم میں ایک دعا اولوالالباب کی دعا بتائی گئی ہے یعنی عقل والوں کی دعا جن کا دماغ روشن ہوتا ہے۔ جن کا نور بصیرت تیز ہوتا ہے۔ فرمایا:

(-) دیکھو! آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں یقیناً اولوالالباب کے لئے' صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔ صاحب عقل لوگ کیا کرتے ہیں؟ صاحب عقل وہ لوگ ہیں۔ (-) جو اللہ کو کھڑے ہو کر بھی' بیٹھ کر بھی یاد کرتے ہیں۔ (-) اور رات کو لیٹے ہوئے یا دن کو لیٹے ہوئے بھی۔ (-) اور ہمیشہ زمین و آسمان کی پیدائش پر فکر کرتے رہتے ہیں اور غور کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہ کیا پیدا کیا؟ اس میں کیا حکمتیں ہیں؟ اس کی تخلیق میں کیا لطائف پوشیدہ ہیں؟ یہ غور کرنے کے بعد ان کے دل سے بے ساختہ یہ دعا نکلتی ہے (-) کہ اے ہمارے رب! جو کچھ بھی تو نے پیدا کیا ہے حکمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ باطل نہیں ہے۔ بے مقصد نہیں ہے۔ کیونکہ اتنا اعلیٰ نظام جو ایسا مربوط ہو اور ایسا گہری حکمتوں پر مبنی ہو وہ عبث نہیں ہو سکتا' بے کار نہیں بنایا جا سکتا۔ ضرور اس کا کوئی مقصد ہے اور اگر ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے نہ بنیں تو جس طرح بے کار چیزیں آگ میں پھینک دی جاتی ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہم بھی آگ کا ایندھن نہ بن جائیں تو ان سب باتوں پر مشتمل یہ دعا ہے اگرچہ الفاظ تھوڑے ہیں۔ عرض کرتے ہیں۔ (-)

تیری شان بلند ہے' تو سبحان ہے' تو پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پس سوال یہ ہے کہ اچانک زمین و آسمان پر غور کرنے کے بعد آگ کے عذاب کا کیا ذکر چل پڑا۔ وہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ وہ ذکر اس مضمون میں مخفی ہے۔ اس کے اندر یہ ذکر موجود ہے اگرچہ ظاہری آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا۔ مراد یہی ہے کہ جب وہ یہ مضمون پا جاتے ہیں کہ اتنی عظیم الشان کائنات جو اتنی لطافتوں اور حکمتوں کے ساتھ بنائی گئی ہے اور ارب ہا ارب سال سے جس کی تخلیق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں لگے یہ بے معنی اور بیکار نہیں ہو سکتی۔ ایک انسان ایک گلی ڈنڈا بھی بنائے تو اس کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ بچے کوئی معمولی سا کھلونا بھی گھڑ لیں یا مٹی سے بنا لیں تو اس کا بھی ایک مقصد ہوا کرتا

باقی صفحہ ۷ پر

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا -۱۶- فروری ۱۹۶۲ء

ہماری تاریخ

the TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA
VOL. XI. No. 13 LAGOS, FRIDAY FEBRUARY 16 1962 RAMAZAN—10 1381 A.H. PRICE ONE PENNY

FIRST MAXWELL MEDAL FOR AN AHMADI

By Our London Correspondent

The Council of the Institute of Physics and Physical Society, London, has awarded the first Max-well Medal and Prize to Professor A. Salam, S. Pk., F.R.S., Chief Scientific Adviser to the President of Pakistan, and Professor of Theoretical Physics of Imperial College of Science and Technology, London, for his outstanding contribution to theoretical physics during the last ten years, and particularly his contribution to the theory of Elementary particles. The new Medal is accompanied by a Prize of 100 guineas this universe.

He has said it many a time that the Muslims could, once again, be the torch bearers of knowledge if they got themselves united under the divine institution of Khilafat.

News and Views
BY ENESS
TRADE UNIONIST

Alhaj H.P. Adebola is a Trade Unionist. Last week he was turbanned as the Otun of Bashorun of Orokun Mosque. The news is very welcome. I wish he takes real interest in the Mosque affairs.

PROFESSOR A. SALAM

Film Of Buddha's Life Banned

The Government of Pakistan have decided to refuse exhibition in Pakistan of the Japanese

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

پھولن دیوی کا نام تو آپ نے یقیناً سنا ہوگا۔ وہ ہندوستان کی باشندہ ہے۔ اور ایک لمبے عرصے تک ڈاکہ ڈالنے میں نہایت ماہر سمجھی جاتی تھی۔ کئی ڈاکوں کے بعد جب وہ پولیس کے ہتھے چڑھی اور عدالت میں لے جائی گئی تو اسے ایک لمبے عرصے کے لئے قید کی سزا ہو گئی۔ قید کی سزا بھگتنے کے بعد جب وہ باہر آئی تو اس نے فیصلہ کیا کہ اب وہ عورتوں کے حقوق کی پاسداری کے لئے ایک تنظیم بنائے گی اور اپنی زندگی سماجی کاموں میں صرف کرے گی۔ چنانچہ گزشتہ روز اس کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا کہ میرے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو میں اسے یہ سبق دوں گی کہ اگر تمہاری ساس تمہیں ایک چپیڑ مارے تو تم اسے دو چپیڑیں مارنا۔ اس نے کہا کہ عورتوں پر جو تشدد ہوتا ہے اس کا ازالہ صرف اور صرف اسی طرح کیا جا سکتا ہے کہ عورتوں کو بہادری کا سبق دیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ جو لوگ ان پر ظلم کرتے ہیں ان کو کبھی معاف نہ کیا جائے۔ انہیں کسی نہ کسی رنگ میں سزا ضرور دی جائے۔ ایسا کرنے کے لئے اس نے بہو اور ساس کی مثال سامنے رکھی۔ وہ کہتی ہے کہ اگر اس طرح کیا جائے تو یقیناً ایک عورت پھولن دیوی پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر عورتوں پر ظلم ہوتا رہا تو اور پھولن دیویاں پیدا ہوں گی اور ڈاکے ڈالیں گی۔ اور ڈاکوں کے علاوہ کئی اور جرائم کی مرتکب بھی ہوں گی۔ لیکن چونکہ وہ نہ بہو بنی نہ ساس اس لئے اس نے اپنی بیٹی کو جو مشورہ دینے کا اعلان کیا ہے وہ یقیناً غلط ہے۔ آخر ساس بھی عورت ہے۔ اور کیا اس نے یہ نہیں سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی بیٹی نے ساس کے ساتھ برا سلوک کیا ہو۔ جس کے نتیجہ میں اس کی ساس نے اسے ایک چپیڑ ماری یہ اس نے کیسے سمجھ لیا کہ اس کی بیٹی نے تو کچھ بھی نہیں کیا اور ساس نے اسے چپیڑ مار دی۔ یہ بات ناممکن العمل ہے۔ کہتے ہیں تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ اگر بہو نے کچھ بھی نہ کیا ہو تو ساس کے چپیڑ مارنے کا موقعہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا اسے مشورہ یہ دینا چاہئے تھا کہ بیٹی اپنی ساس کو ماں سمجھ کر اس کی عزت کرنا وہ تمہاری عزت کرے گی۔ اس طرح چپیڑ مارنے کا کبھی موقعہ ہی پیدا نہیں ہوگا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ ساس اپنی بہو کو بیٹی اسی طرح بنا سکتی ہے کہ بیٹی اسے ماں کا درجہ دے۔ اگر بہو ساس کی پرواہ نہیں کرتی تو ساس بھی یقیناً بہو کی پرواہ نہیں کرے گی۔

اس بات کا امکان تو ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک کسی ایسی بات میں پہل کر دے جو دوسرے کو ناپسند ہو اور یہ ناخوشگواری بڑھنی شروع ہو جائے۔ لیکن عام حالات میں انسانی نفسیات ہمیں یہی بتاتی ہے کہ بہو ساس کا احترام کرے اور اسے اپنی ماں سمجھے تو ساس بہو کو اپنی بیٹی سمجھے گی اور اس سے پیار کرے گی۔

حضرت امام جماعت الرابع نے گذشتہ دنوں اپنے خطبات میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا تھا کہ بعض اوقات بہوئیں ساس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتیں۔ اور گھر کی فضاء مکدر ہو جاتی ہے اور بعض اوقات ساسیں بھی اپنی بہو کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتیں اور گھر میں جھگڑے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جس بہو کو بڑے پیار اور چاہ سے بیاہ کر لایا ہوتا ہے اس میں کیڑے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی اس پر اعتراض ہونے لگتے ہیں وہ یہ کام اس طرح نہیں کرتی وہ کام اس طرح نہیں کرتی۔ وہ یہ کرتی ہے اور وہ وہ کرتی ہے۔ گویا کہ اس طرح کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور آپس کا پیار محبت ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جماعت کو اس بات کی تلقین فرمائی کہ بہوئیں اپنی ساس کو ماں سمجھیں اور ساسیں اپنی بہوؤں کو اپنی بیٹیاں سمجھیں اور ایک دوسرے سے پیار کریں۔ یہ مشورہ انتہائی اہم ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہئے۔

اسی سلسلے میں میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک بات پیش کرنی ضروری سمجھتا ہوں آپ نے ان رشتہ داریوں کے تعلق میں فرمایا کہ خاوند اپنی بیوی کو کہے کہ اپنے والدین کی خوب خوب خدمت کرو اور بیوی اپنے خاوند سے کہے کہ آپ اپنے والدین کی خوب خوب خدمت کریں۔ دونوں والدینوں کی خدمت بھی ہو جائے گی اور پیار کا جذبہ بھی بڑھے گا اور کسی جھگڑے کا امکان بھی باقی نہیں رہے گا۔ کیونکہ بعض اوقات گھریلو جھگڑے اس طرح اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ خاوند بیوی سے کہتا ہے تم تو اپنے والدین ہی کی ہو کر رہ گئی ہو اور بیوی خاوند سے یہ الجھاؤ پیدا کر لیتی ہے۔ کہ وہ اپنے والدین ہی کی خدمت کرتا ہے اور اس کے یعنی بیوی کے والدین کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن اگر دونوں کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو اور وہ اس کا اظہار کریں کہ اپنے اپنے والدین کی خدمت کی جائے تو یقیناً دونوں والدین خوش رہیں گے اور دونوں والدین کی اپنی جگہ پر خدمت بھی ہوتی رہے گی۔

پھولن دیوی نے جو مشورہ دیا ہے وہ سنجیدہ معاشرے میں کسی طرح بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ غالباً اسی تشدد کا نتیجہ ہے جو وہ ڈاکے مارنے کی حالت میں اپنے دل میں پاتی تھی۔ خدا کرے کہ کوئی ساس کسی بہو کو چپیڑ نہ مارے اور کوئی بہو اگر اسے چپیڑ ماری جائے تو دو چپیڑیں اپنی ساس کو نہ مارے۔

مولانا عبدالباسط شاہد

اے آزمانے والے

خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت۔ اس پر ایمان و ایقان اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا توکل و اعتماد دعا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدائی فضلوں اور احسانات کا مورد بننے کے لئے۔ رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے کے لئے دعا ہی مفید دکار آمد ہے۔ نیک مقاصد کا حصول بھی اس کے بغیر ممکن نہیں۔

دین کی اشاعت اور غلبہ کو اپنا بنیادی مقصد قرار دینے اور اس کے حصول کی خاطر دعا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"......... جب تک انسان مر نہیں جاتا ہر مقام سے پیچھے ہٹ سکتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ شیطان کے دوش بدوش کھڑا ہو گیا ہو اور وہاں سے لوٹنا چاہے تو بھی لوٹ سکتا ہے۔ پس میں تمام دوستوں کو جو یہاں جمع ہوئے ہیں خواہ وہ واعظ ہوں یا سامع نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی نیتوں کو درست کر کے خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور نہایت ہی دردمند دل کے ساتھ عرض کریں کہ اے ہمارے رب ہم اس لئے......... جمع ہوئے ہیں......... کہ تا تیرا نام دنیا میں بلند ہو۔ تیری عظمت اور جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ تیرا دین دنیا میں پھیلے۔ تیری حقانیت 'باطل پر غالب آئے (-) لوگ اسے سمجھیں۔ اس پر ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں تا اے ہمارے رب تیرے بھولے بھٹکے بندوں کو ہم تیرے آستانہ پر لا سکیں۔ سب سے پہلے اپنے نفس کو۔ پھر اپنے اہل و عیال کو پھر دوستوں کو پھر ساری دنیا کے لوگوں کو جو صرف نام کے بندے ہیں تیرے حقیقی بندے بنا سکیں۔ جن کے دل سیاہ ہیں ان کے دل سفید کر دیں۔ تا کہ قیامت کے روز ان کے چہرے کالے نہ ہوں بلکہ بے عیب و روشن ہوں۔ تو ہم سے خوش ہو جائے۔ کہ ہم تیرے گمراہ بندوں کو تیرے آستانہ پر لائے اور ہم تجھ سے خوش ہوں کہ تو ہم سے راضی ہو گیا...... میں دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ساتھ مل کر اسی طرح جس طرح میں نے ابھی کہا ہے دعا کریں۔ بے شک اپنے لئے بھی دعا کریں مگر دین کی اشاعت اور غلبہ کے لئے ضرور دعا کریں تا اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو (-)

(الفضل یکم جنوری ۱۹۴۲ء)

اپنی اولاد اور جماعت کے لئے ایک جامع دعا:
حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

اے میرے رب تو کتنا پیارا ہے۔ نہ معلوم میری موت کب آنے والی ہے اس لئے میں آج ہی اپنی ساری اولاد اور اپنے سارے عزیز و اقارب اور احمدیہ جماعت تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اے میرے رب تو ان کا ہو جا اور یہ تیرے ہو جائیں۔ میری آنکھیں اور میری روح ان کی تکلیف نہ دیکھیں۔ یہ بڑھیں اور پھلیں اور پھولیں اور تیری بادشاہت کو دنیا میں قائم کر دیں اور نیک نسلیں چھوڑ کر جو ان سے کم دین کی خادم نہ ہوں تیرے پاس واپس آئیں۔

(سیرت ام طاہر)

قبولیت دعا اور تائید الٰہی کا ایک نہایت لطیف واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:

"اصل بات یہ ہے کہ دلیری بڑی چیز ہے تم موت کے لئے تیار ہو جاؤ موت تم سے بھاگنے لگے گی۔ جیل خانوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جیل خانے تم سے دور بھاگیں گے اور مار کھانے کے لئے تیار ہو جاؤ تو مارنے والے تم سے دور بھاگنے لگیں گے۔ پس دلیر بن جاؤ اور یقین رکھو کہ ہر چیز تمہاری خادم ہے اور تمہیں کوئی چیز گزند نہیں پہنچا سکتی۔ اسی کی طرف...... اشارہ ہے کہ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ نہ صرف ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" یعنی چونکہ ہم آگے سے ڈرتے نہیں اس لئے آگ نہ صرف ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی بھی غلام ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ جب کوئی قوم یہ فیصلہ کر لیتی ہے کہ ہم نے کسی سے نہیں ڈرنا تو تمام قومیں اس سے ڈرنے لگتی ہیں پس اپنے دلوں سے بزدلی نکال دو اور یاد رکھو کہ جس دن تم نے بزدلی دور کر دی اسی دن تمام قومیں تم سے ڈرنے لگیں گی پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کرو۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہوں اس وقت ایسے ایسے رنگ میں دعائیں قبول ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے ابھی چند دن پہلے کا واقعہ ہے مجھے ایک مشکل درپیش تھی اور میرے ذہن میں اس کا کوئی حل نہ آتا تھا۔ طبیعت میں ایک قسم کی گھبراہٹ تھی اور میں حیران تھا کہ کیا کروں۔ دل میں خیال آیا میں نے کاغذ اور قلم رکھ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی میرے پاس اس مشکل کا کوئی حل نہیں اور میرے واہمہ میں بھی نہیں آتا کہ میں اس کا کیا حل نکالوں تو خود ہی اپنے فضل سے میری رہبری فرما۔ صرف ایک منٹ میں نے دعا کی ہوگی۔ پھر میں اپنے کام میں مشغول ہو گیا ابھی پانچ منٹ بھی نہیں گذرے تھے کہ وہ مشکل جس کا حل میرے واہمہ میں بھی نہیں آتا تھا حل ہو گئی۔ یعنی پانچ منٹ کے اندر ہی میرے دروازے پر دستک ہوئی اور جس مشکل کی وجہ سے میں گھبرا رہا تھا اس کا حل حاصل ہو گیا۔ پس جو اللہ تعالیٰ کے حضور گرتا ہے اللہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE BOOMERANG

What a man of little faith
I think and feel ashamed
I couldn't see the ruinous clouds
And none but winds I blamed
I thought that all was calm for him
Who troubled my mind and soul
His sails and oars were pomp and show
And nothing could make a hole.
'Tis sure that he was rising high
And felt that sky was near
He shunned the earth and earthly men
And space to him was dear
He put his feet on heads of men
And kicked them in the face
He got a push and smiled at it
For, he was winning the race.
But wingless creatures in the air
Can stay a jiffy or so
They may or may not understand
A change - and down they go
If boat it is they row and tow
Its base has hidden holes
Their drowning scene is dread and awe
With gnawing grief of souls
The man who did torment and tease
I took him safe and sound
My faith was little, I didn't know
How soon he would be bound.
'Tis time for him to think and learn
Mysterious ways of God
The aim hasn't been reached by him
The crooked path who trod
All the men of sense and wit
Combat the evil deeds
Of every low or high a man
Who sows the evil seeds.

VIRTUE AND VICE

میں کیسے کمزور ایمان کا انسان ہوں
سوچتا ہوں اور مجھے ندامت ہوتی ہے
میں صرف ہواؤں کو الزام دیتا رہا اور تباہ کن
بادل نہ دیکھ سکا
میں نے یہ سمجھا کہ جو شخص میرے قلب اور
روح کو تکلیف پہنچا رہا ہے
و[illegible] امان میں ہے اس کے بادبان اور اس
کے چپو اس کی شان و شوکت اور اس کی ظاہرہ
پوزیشن سے وابستہ ہیں
اور بادبانوں میں کبھی کوئی سوراخ نہیں ہو سکتا
یہ یقینی بات ہے کہ وہ بلندیوں کی طرف اٹھ رہا
تھا
اور یہ سمجھتا تھا کہ آسمان اب بہت قریب ہے
وہ زمین سے نفرت کرتا تھا اور زمین پر رہنے
والے لوگوں سے بھی
وہ خلاء سے محبت کرتا تھا
وہ اپنے پاؤں لوگوں کے سروں پر رکھتا تھا اور
ان کے چہروں پر ٹھوکریں لگاتا تھا
اور ایسا کر کے وہ مسکراتا تھا
کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ وہ دوڑ جیت رہا ہے
لیکن ایسے پرندے جو بے پر ہوتے ہیں وہ ہوا
میں بہت تھوڑی دیر ٹھہر سکتے ہیں
وہ بے شک اس بات کو نہ سمجھ سکیں
ایک تبدیلی آنے والی ہوتی ہے اور اس کے
بعد وہ زمین پر گر جاتے ہیں
اگر وہ کشتی چلا رہے ہوں تو انہیں اس بات کا
علم نہیں ہوتا کہ اس میں نیچے کی طرف چھپے
ہوئے سوراخ ہوتے ہیں
اور اس کے ڈوبنے کا منظر نہایت ہیبت ناک
ہوتا ہے
جو روحوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جس شخص
نے مجھے تکلیف دی
میں سمجھا کہ بذات خود محفوظ ہے
لیکن میرا ایمان کمزور تھا
میں یہ نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ کتنی جلد پکڑا جائے
گا
وقت آگیا ہے کہ وہ سوچے اور سبق حاصل
کرے کہ خدا تعالیٰ کے طریق رازدارانہ
ہوتے ہیں
وہ اپنے ہدف تک نہیں پہنچ سکا
کیونکہ وہ غلط راستے پر چل رہا تھا
تمام لوگوں کو جو عقل مند ہیں برے کاموں کے
ساتھ جنگ کرنی چاہئے
چاہے وہ چھوٹے آدمیوں کے ہوں یا بڑے
آدمیوں کے
ایسے لوگوں کے جو برائی کا بیج بوتے ہیں۔

محمد محمود طاہر۔ ایم اے ابلاغیات

دو سمندروں کو ملانے والی - نہر سویز

نہر سویز، جس کی تعمیر نے دنیا میں ایک نئی تاریخ رقم کی جس کے ذریعہ سے دنیا کے سمندروں کو ملا دیا گیا، جس کے ذریعہ سے فاصلے کم کر دیئے گئے اور لوگوں کے ایک خطے سے دوسرے خطے تک روابط آسان ہو گئے تین براعظم ایک دوسرے کے ذریعہ قریب ہو گئے اور دو سمندروں کو ملانے والا انسانی خواب پورا ہو گیا۔ جس کی خبر آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم میں سورۃ رحمان اور سورۃ تکویر میں دی گئی تھی۔

سویز جمہوریہ عربیہ مصر کا ایک بے برگ و گیاہ صحرا پر مشتمل علاقہ ہے۔ اس علاقے میں کئی پرانے مصری آثار پائے جاتے ہیں۔ اس علاقے کی رونقیں اس وقت بحال ہوئیں جب انگلستان اور ہندوستان کے درمیان خشکی کے راستے سے ڈاک کی ترسیل شروع ہوئی۔ سویز شہر میں ریلوے لائن بھی بچھا دی گئی لیکن اس علاقے کی قسمت اس وقت جاگی جب نہر سویز تعمیر کی گئی۔

اب سویز شہر کا شمار مصر کے چند بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔

سویز نہر کی تعمیر سے قبل یہاں قدیم سے ایک نہر موجود تھی جو دریائے نیل کو قلزم مقام پر بحیرہ قلزم سے ملاتی تھی۔ حضرت عمرو بن العاصؓ فاتح مصر نے اسے دوبارہ بحال کیا تھا تاکہ براہ راست حرمین شریفین کو غلہ بھجوایا جا سکے۔ لیکن پھر یہ نہر ریت سے اٹ گئی۔ خلیفہ المہدی نے اسے دوبارہ جاری کیا۔ قرون وسطیٰ میں ہند کی تجارت برابر سویز کے راستے سے ہوا کرتی تھی۔

لیکن کئی مصنفین، مدبرین، سیاسی بصیرت رکھنے والے اور صاحب علم لوگ جن میں سے زیادہ تر کا تعلق مغربی ممالک سے تھا وہ ایک ایسی نہر کی تعمیر کے امکان کی طرف اشارہ کرتے چلے آرہے تھے جس کے ذریعہ بحیرہ روم کو بحیرہ قلزم سے ملا کر آمدورفت ہو سکے۔

نوٹ۔ بحیرہ روم کو بحیرہ متوسط اور بحیرہ ابیض کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اسے انگریزی میں Mediterranean Sea کہتے ہیں۔ بحیرہ قلزم کو بحیرہ احمر بھی کہتے ہیں جسے انگریزی میں Red Sea کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

مصر پر فرانسیسی قبضے (۱۷۹۸ء تا ۱۸۰۱ء) کے دوران پہلی بار خاکنائے سویز کی مساحت کی گئی لیکن اس منصوبہ کو بعض جغرافیائی وجوہات کی بناء پر ناقابل عمل قرار دے دیا گیا۔

نوٹ۔ خاکنائے سے مراد زمین کا گردن نما حصہ جو خشکی کے دو بڑے حصوں کو آپس میں ملائے۔

لیکن بالآخر سویز نہر کی تعمیر کا سہرا ایک فرانسیسی انجینئر فرڈیننڈ ڈی لیسپس Ferdinand De Lesseps کے سر پر بندھا جس کو ۱۸۵۴ء میں مصر کے فرمانروا خدیو سعید نے نہر بنانے کا ٹھیکہ دے دیا۔ ۱۸۵۶ء میں نہر سویز کمپنی کا قیام عمل میں آیا جس نے اگلے سال کھدائی کا کام شروع کر دیا۔ برطانوی وزیر اعظم نے اس کی مخالفت کی کیونکہ یہ ایک فرانسیسی منصوبہ تھا اور اس سے ہندوستان کے لئے خطرہ پیدا ہو کر برطانیہ کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا تھا۔ لیکن یہ منصوبہ جاری رہا۔ تقریباً ۱۰ سال کی کھدائی اور تعمیر کے بعد ۱۷۔ نومبر ۱۸۶۹ء کو اس نہر کا رسمی افتتاح ہو گیا۔ اس نہر کی لمبائی اندازہ ۱۰۵ میل ہے، چوڑائی ۱۵۰ میٹر سے زائد اور زیادہ سے زیادہ گہرائی ۴۶ فٹ ہے۔ اس کی تعمیر پر چار کروڑ فرانسیسی فرانک سے زائد کی رقم خرچ ہوئی۔

مصر کی اقتصادی حالت جب کمزور ہونا شروع ہوئی تو خدیو اسماعیل نے نہر سویز کے ۴۴% حصص برطانیہ کو فروخت کر دیئے۔ اس طرح برطانیہ سویز کمپنی کا سب سے بڑا حصہ دار بن گیا۔ ۱۸۸۸ء میں ترکی کے شہر استنبول میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کے ذریعہ سب کو جنگ و امن کی حالت میں نہر سے گزرنے کے حقوق دیئے گئے۔ اس معاہدہ میں ترکی کے علاوہ برطانیہ، فرانس، اٹلی، آسٹریا، جرمنی، سپین، ہالینڈ اور روس ممالک شامل تھے۔

اگست ۱۹۲۹ء میں مصر اور برطانیہ کے درمیان معاہدے کی رو سے مصر میں برطانیہ کا فوجی تصرف ختم ہو گیا البتہ یہ طے پایا کہ صرف نہر سویز کے مصری علاقے میں برطانوی فوجیں موجود رہیں گی پھر اس میں بھی تبدیلی ہوئی کہ برطانیہ کے صرف دس ہزار آدمی رہ جائیں گے۔ ۱۹۵۱ء میں مصر کے مصطفیٰ نحاس پاشا نے یہ معاہدہ منسوخ کر دیا۔ برطانیہ نے اسے یکطرفہ قرار دے دیا۔ اس پر نہر سویز کے علاقے میں مختلف شورشوں نے جنم لیا۔ برطانیہ کے خلاف مظاہرے، انگریز جنرل کی مصری پولیس پر گولی چلانا، مصریوں کی ہلاکت وغیرہ انہیں شورشوں کا حصہ تھے۔ نتیجۃً ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو مصر میں فوجی انقلاب آگیا۔ فوجی حکومت نے برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید شروع کی اور طے پایا کہ نہر کے علاقے کا فوجی سالار مصری ہو گا اور نائب انگریز ہو گا۔ اور صرف چار ہزار برطانوی ماہرین فن نہر کے علاقے میں رہیں گے۔ ۱۳ جون ۱۹۵۶ء کو ۷۴ سال بعد برطانیہ نے نہر سویز کے حفاظتی انتظامات باضابطہ طور پر مصر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے الزامات

دنیا بھر میں انسانی حقوق کے نام پر سب سے پیش پیش ملک امریکہ پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے الزامات نے دنیا بھر کو چونکا دیا ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی ادارے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے امریکہ پر انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کے کئی الزامات عائد کئے ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی تنظیم نے کہا ہے کہ امریکہ میں نسلی تفریق بدستور ایک سنگین مسئلہ ہے۔ امریکہ میں موت کی سزا پانے والے قیدیوں میں سے ۴۰ فیصد سیاہ فام ہیں جبکہ امریکہ کی آبادی میں ان کا تناسب صرف ۱۲ فیصد ہے۔ ایمنسٹی نے امریکی جیلوں میں اذیت رسانی کے الزامات وسیع پیمانے پر عائد کئے ہیں۔ ایمنسٹی کی یہ رپورٹ نیویارک میں انسانی حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کی کمیٹی کے ایک اجلاس کے مواقع پر جاری کی گئی۔ رپورٹ میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ امریکہ میں ۱۲۔ ایسے افراد کو موت کی سزا دی گئی جو ذہنی مریض تھے۔ یہ اقدام انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

امریکہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کا سب سے بڑا علم بردار خیال کیا جاتا ہے۔ امریکہ کی امداد اور دیگر پالیساں انسانی حقوق کی بجا آوری سے منسلک کی جاتی ہیں۔ امریکہ کے حکام دنیا بھر میں انسانی حقوق کی پاسداری پر نظر رکھتے ہیں۔ اور انسانی حقوق کی تلفی کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کرتے۔ اب خود امریکہ پر ان الزامات کے بعد امریکہ کیا رد عمل ہو گا۔ ابھی اس بارے میں کچھ علم نہیں ہو سکا۔

☆ ○ ☆

چیچنیا میں جنگ

روس سے علیحدگی کا اعلان کرنے والی کاکیشیائی مسلمانوں کی جمہوریہ چیچنیا پر روس کے مزید فضائی حملوں کی اطلاع ملی ہے۔ اگرچہ چیچنیا کے دار الحکومت گروزنی پر روس کا قبضہ ہو چکا ہے لیکن اب جنگ چیچنیا کے دیگر شہروں میں منتقل ہو گئی ہے گروزنی کے جنوب مشرقی علاقوں میں روسی فوج نے بموں راکٹوں اور بھاری مشین گنوں کے ساتھ ایک شدید حملہ کیا۔ وائس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق اس حملے میں درجنوں شہری ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن روس کی فوجی کمان نے کہا ہے کہ اس کے طیاروں نے صرف فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے ہیں۔ حال ہی میں چیچنیا کا دورہ کرنے والے یورپی ملکوں کے ایک وفد نے بتایا تھا کہ غالب امکان یہی ہے کہ چیچنیا میں لمبے عرصے تک امن قائم نہیں ہو گا۔

گروزنی پر حملوں کے دنوں میں چیچن حکومت نے بتا دیا تھا کہ اگر گروزنی پر قبضہ ہو گیا تو وہ پہاڑوں پر چلے جائیں گے اور وہاں سے روس کے خلاف گوریلا جنگ جاری رکھیں گے۔ چیچن مسلمان سالہاسال سے اپنی حریت پسندی کے باعث معروف ہیں۔ زاروں کے وقت سے لے کر سٹالن کے سخت گیر دور میں بھی چیچنیا نے روس کی بالادستی تسلیم نہیں کی تھی۔ گورباچوف کے دور میں جب روس کی ٹوٹ پھوٹ کے امکانات ظاہر ہونے لگے تو روس کے موجودہ صدر بورس یلسن نے چیچنیا کے صدر مسٹر داؤدایوف کی پیٹھ ٹھونکی تھی کہ وہ علیحدگی کے رجحانات کو ہوا دیں۔ چونکہ مسٹر بورس یلسن خود سوویت یونین کے ٹکڑے کرنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے چیچنیا کے صدر کی علیحدگی پسندی کے رجحانات کو ہوا دی۔ لیکن سوویت یونین کے ختم ہونے کے بعد جب روس نے ایک آزاد ملک کی حیثیت اختیار کر لی تو روس کے صدر چیچنیا کے صدر کے مخالف ہو گئے۔

☆ ○ ☆

امریکہ / عراق براہ راست مذاکرات؟

واشنگٹن میں امریکہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ میرا ملک دو امریکی باشندوں کی رہائی کے لئے عراق سے براہ راست مذاکرات نہیں کرے گا۔ ان دونوں امریکیوں کو غیر قانونی طور پر کویت سے عراق میں داخل ہونے کے الزام میں آٹھ سال قید کی سزا سنائی گی ہے۔

عراق کی پارلیمنٹ کے سپیکر نے الزام عائد کیا ہے کہ یہ دونوں امریکی تخریب کاری کی نیت سے عراق میں داخل ہوئے تھے۔ لیکن امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ دونوں امریکی لاعلمی کی وجہ سے غلطی کے مرتکب ہوئے۔

اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ فرانس نے عراقی حکام پر زور دیا کہ وہ دونوں امریکی شہریوں کو رہا کر دے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ دوسرے مغربی ممالک کی نسبت فرانس کے عراق سے زیادہ بہتر تعلقات ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ عراق کے خلاف بین الاقوامی پابندیاں ختم کرانے میں بھی کوشاں ہے۔

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے بھی عراق کے الزامات کو مسترد کر دیا ہے کہ جیل میں ڈالے جانے والے ان دو امریکیوں نے دانستہ سرحد عبور کی تھی۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ یہ ایک نادانستہ غلطی تھی۔

خیال ہے کہ عراق ان دو امریکی باشندوں کی رہائی کے معاملے کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے عائد شدہ اقتصادی پابندیاں اٹھائے جانے سے مشروط کر دے گا۔

☆ ○ ☆

امریکہ اور شمالی کوریا کی بات چیت

امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان مذاکرات کا ایک دور مکمل ہو گیا ہے۔ اگرچہ ان مذاکرات کے بارے میں کوئی بات نہیں بتائی گئی تاہم امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے بتایا ہے کہ بات چیت ناکام نہیں ہوئی اور مزید بات چیت کے لئے نئی تاریخ کا تعین کیا جائے گا امریکی وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ بات چیت میں حصہ لینے والی امریکی ٹیم مشورے کے لئے امریکہ آرہی ہے۔ یہ بات چیت برلن میں ہو رہی ہے۔ اور یہ کہ مذاکرات اب تک مثبت رہے ہیں۔ حالیہ مذاکرات میں زیادہ تر توجہ اس بات پر دی گئی کہ شمالی کوریا کے ایٹمی ری ایکٹرں کو کس طرح ایسے محفوظ تر ری ایکٹروں میں تبدیل کیا جائے جس کے نتیجے میں ایٹم بم نہ بن سکے۔

اس بات چیت کے دوران شمالی کوریا نے دھمکی دی تھی کہ اگر کوئی سمجھوتہ نہ ہوا تو وہ اپنا منجمد شدہ ری ایکٹر دوبارہ چالو کر دے گا۔ جواباً امریکہ نے اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کے لئے مہم دوبارہ چلانے کی دھمکی دی تھی۔ شمالی کوریا کو اعتراض تھا کہ اس کے بھاری پانی کے ری ایکٹر کے بدلے میں جو ہلکے پانی کاری ایکٹر دیا جائے وہ جنوبی کوریا کا نہ ہو۔ جبکہ امریکہ کا اصرار ہے شمالی کوریا متبادل کے طور پر جنوبی کوریا کا ایٹمی ری ایکٹر قبول کر لے۔

JAPAN - KOBE UPDATE

ایک اور جاپانی رسالے میں احمدیہ کیمپ کا تذکرہ

لندن : ۲۰ مارچ۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام جاپان۔ کوبے اپ ڈیٹ میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے بتایا کہ پروگرام کے آغاز میں وہ جاپانی زبان جاننے والوں کو شام کا سلام کہتے ہیں۔ کیونکہ جاپان میں یہ پروگرام رات ۱۰ بجے دکھایا جاتا ہے۔ اس کے بعد بتایا جاتا ہے کہ یہ ایم ٹی اے کا پروگرام ہے عالمی جماعت احمدیہ کا ٹیلی ویژن سٹیشن ہے۔ اس کے بعد عیسوی اور اسلامی تاریخ بتائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ذکر کیا جاتا ہے کہ یہ پروگرام براہ راست جاپانی سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ آج مسٹر میوشی نے جاپان حکومت کے جاری کردہ بعض دلچسپ اعداد و شمار کا ذکر کیا ہے جو ایک سوالنامے کی شکل میں پوچھے گئے۔ ان کے جوابات کو مرتب کر کے شائع کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے جو بات پوچھی گئی اس کا جواب غیر ملکیوں کے لئے بہت حیران کن ہو گا عام شہری سمجھتے ہیں کہ قدرتی آفات کے وقت کوئی ان کی مدد کو نہ آئے گا۔ ایسا سمجھنے والوں کی تعداد ۹۰% ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ حکومت ان کی کوئی مدد نہ کرے گی۔ یہ بات بہت اہم اور حیران کن ہے۔

جن لوگوں پر زلزلہ آیا ان میں سے ۵۳% کی رائے یہ تھی کہ ہم سخت پریشان ہوئے۔ جن پر زلزلہ نہیں آیا تھا ان سے پوچھا گیا کہ اگر آپ پر زلزلہ آجاتا تو کیا ہوتا۔ ۶۹% نے کہا کہ انہیں مکان گرنے اور آگ لگنے کا خوف ہے۔

یہ سروے کوبے شمبن کے تعاون سے کیا گیا ہے۔ ایک سوال یہ پوچھا گیا کہ کیا آپ اب بھی شن کان سین ٹرین یعنی تیز رفتار پلٹ ٹرین سے سفر کرنا پسند کریں گے یا سڑک کے ذریعے۔ ۶۵% جاپانیوں کا جواب یہ تھا کہ ہم اس ٹرین پر سفر کرنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ قدرتی آفت کے وقت آپ کس بات پر انحصار کریں گے۔ اکثریت کا جواب یہ تھا کہ اپنے آپ پر یا اپنے رشتہ داروں پر سرکاری اداروں پر انحصار کرنے والوں کی تعداد صرف ۲% تھی۔ پوچھا گیا کہ دوسرے نمبر پر کس پر انحصار کریں گے تو جواب تھا پڑوسیوں اور رضاکاروں پر۔

عطاء المجیب صاحب راشد نے کہا کہ یہ بات اہم ہے کہ پڑوسیوں اور رضاکاروں پر انحصار کرنے کا بڑی تعداد نے ذکر کیا ہے۔

زلزلے کے لئے آپ نے کیا کیا؟ اس سوال کے جواب میں ۸۹% جاپانیوں نے کہا کہ ہم نے چندہ دیا۔ جبکہ ۳% نے بتایا کہ ہم نے رضاکارانہ طور پر خدمات انجام دیں۔

مکرم راشد صاحب کو مسٹر میوشی نے بتایا کہ احمدیہ رضاکاروں کے متعلق ایک اور ہفت روزہ رسالے میں ذکر آیا ہے۔ اس سے قبل جماعت احمدیہ کے امدادی کیمپ میں مختلف اخبارات و رسائل ریڈیو اور ٹی وی میں بہت اچھا ذکر آچکا ہے۔

۱۵ فروری کے اس شمارے میں ایک رپورٹر کی ڈائری شائع ہوئی ہے جو ۲۹ جنوری پونے ۷ بجے شام کی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس نے کوبے کے ناگاتا وارڈ میں (احمدی) رضاکاروں سے ملاقات

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

تعالیٰ اس کی اعانت کرتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی مدد کا پورا یقین ہونا چاہئے اور جس وقت یقین سے دعا کی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے رد نہیں کی جاتی بلکہ قبول ہو جاتی ہے۔

(الفضل ۱۱ جون ۱۹۳۱ء)

اپنے ایک خطاب کے آخر میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی عظمت اور اپنے جلال اور اپنی بے انتہا قدرتوں کا مظہر بنا دے اور اس کی شان اور عظمت تمام دنیا اور اس کے ہر گوشہ میں ظاہر ہو۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے لئے اور اس کے دین کی خاطر اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیں اور ہماری نسلوں کو بھی توفیق عطا فرماوے اور کوئی وسوسہ ہمیں اس سے جدا نہ کر سکے۔ وہ ہمارا ہو اور ہم اس کے ہو جائیں۔ (اے خدا ایسا ہی ہو)۔

(الفضل ۳۔ جنوری ۱۹۲۵ء)

تقسیم ملک سے قبل قادیان کے آخری جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خدا تعالیٰ سے اس طرح التجا کی:۔

"ہمارا ذہن اور ہماری ذمہ داری ہمیں اس طرف بلاتی ہے کہ باوجود اس کے وعدوں کے ہم اپنی کمزوریوں اور بے بسیوں کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں اور اس سے التجا کریں کہ اے ہمارے رب تو نے ہمیں ایک ایسے کام کے لئے کھڑا کیا ہے جس کے کرنے کی کروڑواں اور اربواں حصہ بھی ہم میں طاقت نہیں۔ اے ہمارے رب تو نے (-) ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر تم اپنے غلام سے کوئی ایسا کام لو جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو خود اس کے ساتھ مل کر کام کرو ورنہ اس سے ایسا کام نہ لو۔ اے ہمارے رب تو نے جب اپنے بندوں کو جن کی طاقتیں محدود ہیں یہ حکم دیا ہے کہ کسی کے سپرد کوئی ایسا کام نہ کرو جو اس کی طاقت سے بالا ہو تو اے ہمارے رب تیری شان اور تیرے فضل اور تیری رحمت سے ہم کب یہ امید کر سکتے ہیں کہ تو ایک ایسا کام ہمارے سپرد کرے گا جو ہماری طاقت سے بالا ہو گا لیکن خود ہماری مدد کے لئے آسمان سے نہیں اترے گا۔ یقیناً اترے گا اور ہماری مدد کرے گا اور ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تو ہماری کمزور حالت کو دیکھتے ہوئے اپنے فضلوں کو بڑھاتا جا۔ اپنی رحمتوں کو بڑھاتا جا۔ اپنی برکتوں کو بڑھاتا جا یہاں تک کہ ہماری ساری کمزوریوں کو تیرے فضل ڈھانپ لیں اور ہمارے سارے کام تیرے فضل سے اپنی تکمیل کو پہنچ جائیں تاکہ تیرے احسانوں میں سے ایک یہ بھی احسان ہو کہ جو کام تو نے ہمارے سپرد کیا تھا اسے تو نے خود ہی سرانجام دے دیا۔ کام تیرا ہو اور نام ہمارا ہو۔ آؤ ہم اپنے رب سے یہ دعا (-) کریں خدا اپنی رحمتوں اور اپنے نفسوں اور اپنے فضلوں اور اپنی برکتوں کے دروازے ہم پر کھول دے۔

(الفضل ۱۹۴۶ء۔ ۱۲۔ ۲۷)

بقیہ صفحہ ۳

ہے۔ جب وہ مقصد پورا نہ ہو تو پھر اسے یا ردی میں پھینک دیا جاتا ہے یا آگ میں جلا دیا جاتا ہے۔ ہر پرزہ جس مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے اس مقصد کو جب وہ پورا کرنا چھوڑ دے تو جنک (JUNK) میں چلا جاتا ہے۔ پرانی کاریں آپ نے دیکھی ہوں گی کہ وہ ایسی جگہوں پر بھجوا دی جاتی ہیں جہاں بڑی بڑی مشینیں ان کو چڑ مڑ کر کے محض لوہے کا ڈھیر بنا دینے پر لگی رہتی ہیں اور آناً فاناً ان کاروں کے حلیے بگڑ جاتے ہیں اور وہ محض لوہے کے ٹکڑے باقی رہ جاتے ہیں۔ مقصد کیا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ ہر وہ چیز باقی رہے جو مفید ہے۔ جو ان مقاصد کے مطابق ہے جن مقاصد کے لئے اسے پیدا کیا گیا اور ہر وہ چیز رد کر دی جائے اور اسے کالعدم کر دیا جائے جو مقاصد کو ادا کرنے سے عاری ہو گئی ہو کیونکہ اس کے رہنے کا اب کوئی جواز نہیں رہا۔ ان کے لئے آگ بنائی گئی ہے۔ آگ ان لوگوں کو ختم کرنے کے لئے بنائی گئی جو مقصد کو پورا نہیں کر سکے۔ اس لئے یہ بڑی پر حکمت دعا ہے۔ دیکھئے ان لوگوں کو اولوالالباب کہنا یہاں کیسا سجتا ہے کہ غور و فکر کے بعد لمبی باتوں کی بجائے سیدھی نکتے کی بات کہی' آخری مقصد کی بات بیان کر گئے کہ اے خدا! ہم نے بہت غور کر لیا ہے۔ اب ہمیں یہ یقین ہو گیا ہے کہ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہ کیا تو ہم آگ کا ایندھن بنائے جانے کے لائق ہوں گے۔ پس ہم تجھ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (-) اے خدا! جسے تو آگ داخل کر دے یا داخل کرے گا تو اسے تو ذلیل و رسوا کر دے گا۔ (-) اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۲۰۵ تا ۲۱۰)

بقیہ صفحہ ۵

کے سپرد کر دیئے۔

اسی زمانے میں مصر نے اپنے دفاع کو مستحکم کرنے کے لئے چیکوسلواکیہ سے معاہدہ کیا اور اس سے اسلحہ خریدا۔ اس پر امریکہ و برطانیہ نے مصر کو اسوان بند کی تعمیر کے لئے امداد دینے سے انکار کر دیا اور عالمی بینک نے بھی روپیہ دینے سے معذوری ظاہر کر دی۔ اس پر مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے ۲۶۔ جولائی ۱۹۵۶ء کو نہر سویز قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کر دیا۔ تاکہ اس کی آمدنی اسوان بند کی تعمیر پر خرچ کی جاسکے۔ یہ یاد رہے کہ ۱۹۶۹ء میں نہر سویز خود بخود مصر کی ملکیت بننے والی تھی۔ قومی ملکیت میں لئے جانے کے مصری اقدام پر برطانیہ اور اس کے حلیف سخت برہم ہوئے۔ اسرائیل نے برطانیہ اور فرانس کی سازباز سے اکتوبر ۱۹۵۶ء میں مصر پر حملہ کر دیا۔ برطانیہ اور فرانس نے دونوں ملکوں کو الٹی میٹم دیا کہ دونوں ملک نہر سویز سے دس دس میل دور ہٹ جائیں اور نہر کے انتظامات برطانوی و فرانسیسی فوجوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔ مصر نے الٹی میٹم کو ٹھکرا دیا۔ برطانیہ اور فرانس نے مصر پر فضائی بمباری شروع کر دی جس سے کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ بہرحال روس اور امریکہ کی کوششوں سے جنگ بند ہو گئی اور یوں برطانیہ' فرانس اور اسرائیل کی افواج کو مصر سے واپسی پر مجبور کر دیا گیا۔

صدر جمال عبدالناصر نے اعلان کیا کہ کسی اسرائیلی جہاز کو یہاں سے داخلہ کی اجازت اس وقت تک نہیں دی جائے گی جب تک اسرائیل فلسطینی عرب مہاجروں کے مسئلہ کا حل نہ کرے۔ ۱۹۶۷ء میں عرب اسرائیل جنگ شروع ہو گئی۔ سویز کا مشرقی علاقہ اسرائیل کے قبضہ میں چلا گیا۔ نہر بند ہو گئی۔ ۱۹۷۳ء میں یہ علاقہ دوبارہ میدان جنگ بن گیا اور یہ علاقہ مصری افواج نے اسرائیل سے جنوری ۱۹۷۴ء میں امریکہ کی کوشش سے مصر اسرائیل میں مصالحت ہو گئی جن کی رو سے اسرائیل نے مغرب سے اپنی افواج نکال لیں اور یہ نہر مصر کے قبضہ میں آگئی۔ جون ۱۹۷۵ء میں اس نہر کو دوبارہ جہاز رانی اور آمد و رفت کے لئے کھول دیا گیا۔

نہر سویز کا علاقہ جس کی تعمیر نے ظاہری فاصلوں کو کم کیا ہے وہاں اس سے کئی جنگیں بھی ہوئی ہیں اور کئی دفعہ یہ نہر جنگوں کی وجہ سے بند بھی کرنا پڑی لیکن اس کی تعمیر سے یورپ' افریقہ اور ایشیاء کے روابط آسان ہوئے ہیں فاصلے کم ہوئے ہیں اور یورپ کے جہاز بحیرہ روم کو سویز کے ذریعہ عبور کر کے بحیرہ احمر میں داخل ہوتے ہیں جہاں سے ایشیاء کے لئے فاصلے بہت کم رہ جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۶

کی جو ہر خدمت کے لئے تیار ہیں۔ زلزلے کے متاثرین کو امدادی سامان' گرم کھانا مہیا کرتے ہیں اور گرنے والے مکانات کے اندر سامان اٹھانے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرتے ہیں۔

مسٹر میوشی نے بتایا کہ احمدیہ کیمپ کے قریب ہی ایک اور رضاکار تنظیم نے اپنا کیمپ قائم کیا ہے۔ وہ احمدی رضاکاروں کا بنایا ہوا کھانا اپنی طرف منسوب کر کے پناہ گاہوں میں لیجا رہے ہیں۔

مکرم راشد صاحب نے کہا کہ احمدیہ رضاکاروں کو جو خدمت کی توفیق ملی ہے اس کی خوشبو اب جاپان کے کونے کونے میں یعنی سارے ملک میں پھیل چکی ہے۔ اور سارے ملک کے رہنے والے لوگ احمدی رضاکاروں کی خدمات سے واقف ہو چکے ہیں۔

آخر میں مکرم راشد صاحب نے جاپانی زبان کی تدریس کے سلسلے میں ایک نیا لفظ بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ جاپانی زبان کو نی ہنگو یا نپون گو کہتے ہیں۔ نے ہن یا نپوں کا لفظ جاپان کے لئے استعمال ہوتا ہے اور گو کا مطلب ہے زبان اس طرح انگریزی زبان کو اے گو کہا جاتا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 9 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	یوروفائل - مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ لجنہ سے۔ بتاریخ ۹۵۔ ۳۔ ۱۹۔ حصہ دوم
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب
6-00	ملاقات
7-00	لیٹر فرام لندن (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
7-30	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ جرمن پروگرام
8-30	چلڈرنز کارنر۔ پاکستان سے بعض کھیلیں
8-50	کل کے پروگرام

سوموار 10 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	یوروفائل - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب بتاریخ ۸۶۔ ۷۔ ۶
5-00	خبریں
6-00	نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۷۵
7-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ جرمن پروگرام۔ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بمقام زیورک۔ بتاریخ ۳ جون ۱۹۸۷ء
8-00	چلڈرنز کارنر
8-50	کل کے پروگرام

منگل 11 -اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	طبی معاملات
4-30	یوروفائل- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۲۶ اپریل ۸۶ء
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب

باقی صفحہ ۸ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 4- اپریل-1995ء
سردی کم ہو کر موسم معتدل ہو گیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی پر گوئٹے مالا میں بم سے حملہ کیا گیا لیکن وہ بال بال بچ گئے۔ یہ بم ان کی گاڑی میں اس وقت پھینکا گیا جب وہ سرکاری حکام سے بات چیت کر رہے تھے مگر بم ان کی گاڑی پر گرنے کی بجائے دوسری گاڑی پر جا گرا جس سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ گوئٹے مالا کے صدارتی محل میں کیا گیا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اپنے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں شریک تھے۔

○ مسلم لیگ ایم کیو ایم کے لئے قومی اسمبلی کی چار نشستیں خالی کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ان میں سے دو نشستیں کراچی میں ہوں گی اور دو پنجاب اور سرحد سے بھی دی جا سکتی ہیں۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ نواز شریف کو گرفتار کرنے کے بارے میں وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن کا بیان ان کی ذاتی رائے ہے۔ حکومت کو گرفتاریوں کا شوق نہیں نواز شریف کی گرفتاری یا مذہبی جماعتوں پر پابندی لگانے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں حالات کا ٹھیک ہونا نواز الطاف ملاقات کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ حکومتی ایجنسیوں کی کارکردگی کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا کہ مجرموں کو پکڑا جائے گا خواہ مرتضیٰ بھٹو ہوں' مولانا اعظم طارق ہوں' یا الطاف حسین ہوں۔ انہوں نے کہا کہ حمزہ اپنے چچا کی وجہ سے جیل میں ہیں۔

○ سمگلروں کی اپیل پر مسترد ہونے کے بعد منشیات کے مبینہ سمگلروں اقبال بیگ اور انور خٹک کو امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ دونوں کو اڈیالہ جیل سے نکال کر ایک امریکی ٹیم کے حوالے کیا گیا جو خصوصی پرواز سے ان کو امریکہ لے گئی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے لاڑکانہ میں پولیو کے خلاف مہم کے افتتاح پر کہا کہ ذہنی سکون اور جسمانی صحت کے بغیر اقتصادی ترقی کا دعویٰ ایک کھوکھلا نعرہ ہے۔ ملک میں دو فیصد بچے پولیو کا شکار ہیں۔ دوسرے ملکوں میں یہ شرح بہت کم ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ حکومت خود اپنے صدر فاروق احمد خان لغاری کی بات نہیں مان رہی۔ صدر لغاری کی طرف سے کراچی میں قیام امن کے لئے ایم کیو ایم سے مذاکرات کرنا اور ان کی اہمیت تسلیم کرنا خوش آئند ہے۔ مگر بے نظیر کے رد عمل سے ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ بڑی شخصیت کا مشورہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے اپنے ہی صدر کا احترام نہ کرنا مضحکہ خیز ہے۔ انہوں نے صدر کو مشورہ دیا کہ صدر نظام کو بچانے کے لئے سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ وہ پیپلز پارٹی کے نرغے سے باہر نکلیں تو خیر مقدم کریں گے۔

○ کراچی میں پولیس پر فائرنگ اور دیگر مختلف واقعات میں سارجنٹ سمیت ۷۔ افراد ہلاک اور ۱۳۔ زخمی ہو گئے سارجنٹ نے گاڑی چھیننے والوں کا تعاقب کیا جس پر اسے گولی مار دی گئی۔ بلدیہ ٹاؤن میں بھی فائرنگ سے ایک پولیس اہلکار اور ایک موٹر سائیکل مکینک ہلاک ہو گیا۔ نصف درجن ڈاکوؤں نے بینک پر حملہ کیا اور جوابی فائرنگ سے ایک "ڈاکو پولیس والے" سمیت دو ڈاکو اور ایک کھاتہ دار ہلاک ہو گیا۔ چاکیواڑہ میں ایک پادری کو مزاحمت کرنے پر زخمی کر دیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ جیالے دونوں ہاتھوں سے قومی خزانہ لوٹ رہے ہیں۔ پائی پائی کا حساب لیں گے۔ بے نظیر بیرونی ممالک کے ۲۴ دورے کر چکی ہیں۔ لیکن چار مرتبہ بھی کراچی نہیں گئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم برسراقتدار آکر پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل کر دیں گے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان کی دعوت پر کراچی کے مسئلہ پر آل پارٹیز کانفرنس ۱۷۔ یا ۱۸۔ اپریل کو ہو گی۔ نوابزادہ نصر اللہ خان اور قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی مشترکہ طور پر دعوت دیں گے۔ ہر جماعت کے دو نمائندے شریک ہوں گے۔

○ وزیر اعظم کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران مزید ۴۔ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری پاکستان میں ہو گی۔ پاکستان اور امریکی حکام کے درمیان مختلف منصوبوں میں سرمایہ کاری کے معاملات پر اتفاق رائے کے لئے امریکی وزیر توانائی اولیری اور نائب وزیر نے ملیحہ لودھی سے ملاقات کی۔

○ گورنر پنجاب کے وزیر اعظم کے ساتھ امریکہ جانے کے دوران ۱۵۔ دن کے لئے پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے قائمقام گورنر ہوں گے ایک خبر میں مبینہ طور پر یہ بتایا گیا کہ ۱۵۔ دن کے لئے قائم مقام گورنر پنجاب کے اختیارات و اخراجات محدود کر دیئے گئے۔ اس دوران گورنر ہاؤس میں کوئی تقریب نہیں ہو گی گورنر ہاؤس کے تمام فنڈز منجمد کر دیئے گئے ہیں۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ مسٹر حنیف رامے کو بطور قائم مقام گورنر اختیارات استعمال کرنے سے کون روکے گا۔ قائم مقام گورنر بااختیار ہوں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومتی اقدامات کی وجہ سے صوبے میں فرقہ واریت ختم ہو گئی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے گذشتہ دنوں بعض پولیس مقابلوں کو جعلی قرار دیئے جانے کے الزامات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی جعلی مقابلہ نہیں ہوا۔ پولیس نے قانونی کارروائی کی ہے۔ انتظامیہ پر گولی چلانے والوں کو گلدستے پیش کرنا ممکن نہیں اور نہ ہی گھروں میں گھس کر لوٹ مار کرنے والے رعایت کے مستحق ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے مسٹر نواز شریف کو ملاقات کی دعوت دی ہے اور تعاون کی پیشکش کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں امریکہ جا رہی ہوں واپسی پر آپ کے تعاون کی تجویز کا جائزہ لیں گے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ مسلم لیگ (ن) نے ایم کیو ایم کے ساتھ مل کر میرے دورۂ امریکہ کے دوران احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کا پروگرام بنایا ہے۔ ٹی وی کیبل نیوز پر احتجاج کے لئے وقت لیا جا رہا ہے امریکی کانگرس کو بھی منفی مواد فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ اپوزیشن کو احتجاج کا حق ہے مگر اس کے لئے امریکہ کی سرزمین مناسب نہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ بھارت سے تعاون کے لئے پاکستان پر امریکی دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ مسئلہ کشمیر کا کیمپ ڈیوڈ کی طرز کا حل مسلط کیا جا رہا ہے۔

○ صدر مملکت سے ملاقات کے بعد مسٹر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے بارے میں صدر کا رویہ بڑا نرم تھا۔ نواز شریف اور صدر کی ملاقات ہونی چاہیئے۔

○ فوجی حکومت کے ساتھ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو سکتا تھا لیکن بھٹو نے ایسا نہیں کیا۔ قانون کے مطابق انہیں پھانسی کی سات دن پہلے اطلاع ملتی تو وہ اپنی ذہنی کیفیت پر قابو پا لیتے انہوں نے جیل کی صعوبتیں مردانہ وار برداشت کیں۔ یہ باتیں جیل میں آخری دنوں میں ڈیوٹی دینے والے فوجی آفیسر کرنل رفیع نے بتائیں۔

بقیہ صفحہ ٦

6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۴۷
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
المائدہ۔ کھانا پکانے کا پروگرام
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

نئے سال کی نئی کتابیں و کاپیاں بارعایت خریدیں
رؤف بکڈپو - کالج روڈ ربوہ۔ فون 212297
نوٹ: دوکان تبدیل ہو کر کالج روڈ نزد چرغہ ہاؤس منتقل ہو گئی ہے

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: 25/ روپے۔ اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع ۱۵ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں فون: 04524-211283 / 771 فیکس: 04524-212299

مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپ کو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔
اٹھراء کی گولیاں، زوجام عشق، ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹھی ہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ